غلام احمد قادیانی

ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

نمبر ۴۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ششماہی للعہ سہ ماہی عہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ | نمبر ۹

مورخہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۲۵ء | یوم شنبہ | مطابق ۳ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۳ھ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ خاندان مسیح موعودؑ۔ خاندان حضرت خلیفہ اول رضؓ میں بھی خیر و عافیت ہے۔

عزیزہ منصورہ بیگم دختر حضرت نواب محمد علی خان صاحب بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔

معاصر الحکم سے معلوم ہوا ہے کہ جناب شیخ یعقوب علی صاحب ذاتی معاملات کے متعلق ولایت تشریف لے گئے ہیں۔

مرزا برکت علی صاحب سکرٹری تبلیغ سیالکوٹ کے تار پر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل سیالکوٹ روانہ کئے گئے جہاں عیسائیوں سے مقابلہ ہے۔

جناب ذوالفقار علیخان صاحب ناظر امور عامہ کی طبیعت ایک دو روز سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس قرآن

اور

خریداران اخبار الفضل

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس قرآن شروع فرمانے کی خبر پڑھکر اب پھر بعض احباب کی طرف سے اس قسم کے خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ درس کے نوٹ اخبار میں شائع کرنے کا انتظام کیا جائے فی الواقعہ یہ ایک نہایت ضروری اور اہم امر ہے۔ لیکن اس کی اشاعت کا انحصار کارکنان الفضل پر اتنا نہیں۔ جتنا خریداران اخبار پر ہے۔ کارکنان الفضل اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں درس القرآن کے نوٹ شائع کرنے کا موقعہ میسر آسکے۔ لیکن اخبار کا موجودہ حجم سد راہ ہے جس میں اضافہ ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اخبار کی خریداری میں کافی اضافہ نہ ہو۔ اگر معاونین الفضل کم از کم پانسو نئے خریدار بہم پہنچادیں۔ تو موجودہ قیمت میں ہی اخبار کا حجم پہلے سے ڈیوڑھا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس صورت میں ایک حد تک کمی صفحات کی شکایت دُور ہو سکتی ہے۔ بہترین صورت تو یہی ہے کہ احباب اخبار کی خریداری میں توسیع فرماویں۔ لیکن ایک اور صورت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر پانچ سو درخواستیں درس القرآن کی خریداری کے لئے آجاویں۔ تو ان کے لئے بطور ضمیمہ درس چھپوا کر بھیجنے کا انتظام ہو سکتا ہے اس ضمیمہ کی قیمت اس کے اخراجات کے مطابق کم سے کم

رکھی جائیگی۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس القرآن کی اشاعت کا انحصار فی الحقیقت خریداران اخبار کی اپنی کوشش اور سعی پر منحصر ہے۔ جس قدر جلد ان کی درخواستیں دفتر الفضل میں پہنچینگی۔ اتنا ہی جلدی یہ کام شروع کیا جا سکیگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ حقائق و معارف قرآن مجید سے مستفیض ہونے کے لئے پانچ سو اصحاب کی درخواستوں کا مطالبہ نہایت ہی قلیل اور معمولی مطالبہ ہے۔ جو جلد سے جلد پورا ہو جانے کے لئے کیا گیا ہے۔ ورنہ کون احمدی ہوگا۔ جو اس نعمت بے بہا سے بہرہ اندوز ہونے کا اشتیاق نہ رکھتا ہوگا۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنی درخواستیں بھیجدیں۔ اور اس تحریک کی احمدی احباب میں اشاعت کرکے دوسروں سے بھی درخواستیں بھجوائیں ؂

اخبار احمدیہ

ایک معزز نومسلمہ

امریکہ کے ایک شہر آرڈ ار نام میں ایک بہت لائق مشہور شاعرہ مس میری ایمیلیا ہنٹ ہے۔ جو کہ ایک کتابوں کی مصنفہ اور مولفہ ہے۔ اور اسکو وہاں پوئٹ لاری ایٹ انتخاب کیا گیا۔ قریباً ۲ سال سے اس معزز لیڈی کے ساتھ عاجز کی خط و کتابت ہے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ اور کتاب ٹیچنگ آف اسلام کے متعلق مس ہنٹ کی تعریفی تقریظات مدت تک چھپتی رہی ہیں۔ میرے ایام اقامت امریکہ میں مس ہنٹ سے ہمارے مشن کے کام میں بہت سی تائید ملتی رہی ہے۔ اکثر جلسوں میں مس ہنٹ شامل ہوتی رہیں لیکن بعض وجوہات سے مس صاحبہ اب تک خود داخل اسلام نہ ہوئی تھیں۔ اب گذشتہ ڈاک ولایت میں مس ہنٹ کا خط آیا ہے۔ جس میں انہوں نے درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح بھیجی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرماوے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس نومسلمہ کا نام صفیہ رکھا ہے فالحمد للہ

محمد صادق عفا اللہ عنہ - قادیان

اعلانات نظارت دعوت و تبلیغ

(۱) سکرٹری صاحبان تبلیغ سے رپورٹوں کا مطالبہ پہلے بھی ایک مرتبہ بذریعہ اخبار الفضل ۲۰ مجریہ ۱۴ جولائی کیا جا چکا ہے۔ مگر یہ واضح مطالبہ کرنے اور پوری توجہ دلانے کے بعد بھی بہت کم سکرٹری صاحبان نے تبلیغی رپورٹوں کے بھیجنے کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ چونکہ جولائی کا مہینہ قریب الاختتام ہے۔ اور جون کی ساری رپورٹیں ابھی تک نہیں پہنچیں۔ اس لئے پھر ایک دفعہ آخری اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ جون کی تبلیغی رپورٹوں کا آخر جولائی تک انتظار کیا جائے گا اس کے بعد ان جماعتوں کے نام شائع کئے جاوینگے جن سے ماہ جون کی رپورٹیں موصول نہ ہوئی ہونگی۔ اور ساتھ ہی حضرت اقدس کے حضور بھی رپورٹ کی جائیگی۔ اس اعلان کے ساتھ ہی میں تمام سکرٹری صاحبان تبلیغ کی خدمت میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ماہ جولائی کی تبلیغی رپورٹیں انہیں زیادہ سے زیادہ ۱۰ اگست تک روانہ کر دینی چاہئیں۔ تاکہ ۱۵ اگست تک تمام رپورٹیں پہنچ جاویں۔ ورنہ اس تاریخ کے گذر جانے کے بعد ان جماعتوں کی فہرست شائع کر دی جاویگی۔ جن کی طرف سے رپورٹیں نہ ملینگی۔

(۲) بعض احباب دفتر دعوت و تبلیغ سے خط و کتابت کرتے وقت ناظر کے نام پر خط لکھ دیتے ہیں۔ ایسے تمام خطوط کے متعلق یہ احتمال کیا جاتا ہے۔ کہ شاید ذاتی ہونگے اور اس خیال سے مکتوب الیہ ناظر کی عدم موجودگی میں ایسے خطوط کو نہیں پڑھا جاتا۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے اکثر خطوط دفتری معاملات کے متعلق ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ احباب کو ایسے خطوط کا جواب اس وقت تک نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک مکتوب الیہ ناظر دفتر میں حاضر نہ ہو جاویں اور پھر شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ کہ ہمارے خطوط کا دفتر سے جواب نہیں ملا۔ یا تاخیر سے ملا۔ پس احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آیندہ کوئی صاحب ان تمام خطوط پر جو دفتری معاملات کے متعلق ہوں۔ ناظر کا نام نہ لکھا کریں بلکہ صرف عہدہ لکھنا کافی ہوگا۔ باوجود اس اعلان کے اگر احباب احتیاط نہیں فرمائینگے۔ تو ان کے خطوط کی عدم تعمیل یا عدم جواب کی صورت میں شکایات کا دفتر ذمہ وار نہیں ہوگا۔

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

گھر بیٹھے قرآن کریم پڑھنے والے

اخبار الفضل مورخہ ۱۴ جون میں ایک اعلان سابق ناظر تعلیم و تربیت نے کیا تھا کہ جو لوگ گھر بیٹھے قرآن کریم سیکھنا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں فوراً میں بھیجدیں۔ اس اعلان کے شائع ہونے پر کچھ درخواستیں دفتر میں پہنچی ہیں۔ اس بارے میں یہ لکھنا ضروری ہے۔ اول۔ درخواست کنندہ کی قابلیت کا صحیح علم ہونا ضروری ہے۔ کہ کیا مبتدی ہے۔ اگر نہیں تو کتنی قابلیت ہے۔ تاکہ اس کے مطابق نصاب تجویز کیا جا سکے۔ دوم تعداد کا کافی ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ جس قدر احباب زیادہ ہونگے اسی قدر ہمیں اسباق کے تیار کرنے میں زیادہ سہولت ہوگی اور چھپوائی میں کم خرچ کرنا پڑیگا۔

لہٰذا جب تک درخواست کنندگان کی تعداد کافی نہ ہوگی اور ان کی قابلیت کا مفصل و صحیح علم نہ ہوگا۔ یہ کام التوا میں رہے گا۔ احباب جلد اس طرف توجہ فرماویں تاکہ کام شروع کر دیا جاوے۔

ناظر تعلیم و تربیت - قادیان

ایک طبیب کی ضرورت

علاقہ یو-پی میں ایک یونانی طبیب جسے طب کا تجربہ ہو۔ اور جو ایثار سے وہاں کام کر سکے۔ اور کسی حکیم کی اس کے پاس سند ہو ضروری ہے۔ درخواست پر ایڈریس خالی چھوڑ دیا جائے۔ اور ماسٹر نذیر محمد خان صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول منکرا ضلع ہمیرا یو پی کے نام بھیجدیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

ایک خاتون کا چندہ خاص

تحریک چندہ ایک لاکھ میں رانی بی بی صاحبہ اہلیہ جلال الدین و عبدالعزیز فیروز پوری نے چودہ روپے دیئے تھے۔ جو فہرست چندہ مستورات میں غلطی سے ایک دوسری رقم کے ساتھ دوسرے نام سے شائع ہو گئے۔ یہ خاتون بیوہ ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ۔ مگر پھر بھی اس نے اس تحریک میں شامل ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔

درخواست دعا

عاجز کی اہلیہ سخت بیمار ہے صاحبان دل سے درخواست دعا ہے۔ جن احباب کے ہمدردی کے خطوط آئے ہیں۔ ان کا شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ

(۲) لکھنؤ کی جماعت کے مخلص احمدی مولوی خیرالدین صاحب سکرٹری کو امسال غیر معمولی طور پر موسم گرما میں دمہ کا دورہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے صاحب موصوف کو سخت تکلیف ہے جمیع برادران طریقت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و شفاء عاجل کے لئے دعا فرماویں۔

محمد شجاعت علی احمدی

اعلان نکاح

عزیز محمد رشید پسرم کا نکاح ڈاکٹر ظفر حسن خان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کی صاحبزادی اقبال بیگم کے ساتھ بہ تقرر مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے مورخہ ۱۸ / ۷ / ۲۵ کی شام کو بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

خاکسار محمد حسین دفتر قانونگوئی

(۲) چودہری مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کی صاحبزادے عبدالمجیب کا نکاح مجیدہ بنت امیر علیخان صاحب احمدی کریام سے اور (۳) منشی خان کے لڑکے عبدالکریم کا نکاح عائشہ بنت امیر علی خان صاحب کے ساتھ پچاس روپیہ مہر پر ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر نے پڑھا۔ محمد عبدالغنی خان سکرٹری انجمن احمدیہ کریام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
یوم شنبہ۔ قادیان دارالامان ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۲۵ء

کیا اسلام میں مُرتد کی سزا قتل ہے

قرآن شریف اور قتل مُرتد

مذہبی اعتقاد کی بنا پر تکلیف دینا انبیاء کے دشمنوں کا شیوہ ہے

(نمبر ۱۴)

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے قلم سے)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں گذشتہ انبیاء اور ان کی قوموں کے تذکرے اس لئے بیان فرمائے ہیں کہ ہم ان سے عبرت حاصل کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ۔ پس اللہ تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں مومنوں کا حال بھی بیان کرتا ہے ۔ اور کفار کا بھی ۔ اور اس بیان سے منشاء یہ ہے ۔ کہ ہم مومنوں کے نمونہ پر چلیں ۔ اور ان راہوں سے پرہیز کریں ۔ جن پر مومنوں کے دشمن ہمیشہ قدم مارتے چلے آئے ۔ گذشتہ لوگوں کے جن کاموں کی اللہ تعالیٰ نے تحسین فرماتا ہے ۔ وہ نیک کام ہیں ۔ اور ہمارا فرض ہے ۔ کہ ہم انہیں اختیار کریں ۔ اور گذشتہ قوموں کے جن افعال کو اللہ تعالیٰ نے ظلم قرار دیتا ہے ۔ وہ کام ہمیشہ ظلم ہی سمجھے جائینگے ۔ اور جو شخص ان کا ارتکاب کرے گا ۔ خواہ وہ کافر کہلاتا ہو ۔ یا اپنے تئیں مومن کا خطاب دیتا ہو ۔ وہ خدا کے نزدیک ظالم ہے ۔ ظلم ہمیشہ ظلم ہے ۔ خواہ اس کا مرتکب زید ہو یا بکر ۔ اگر مذہبی عقائد کے لئے کسی کو دکھ دینا کفار کے لئے ایک ظلم ہے تو مسلمانوں کے لئے بھی ایسا کرنا ظلم ہے ۔ خدا تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا ۔ کہ مذہبی تبدیلی پر کفار کے لئے تو یہ ظلم ہے ۔ کہ وہ کسی کو تکلیف دیں ۔ مگر مومنوں کے لئے ایسا کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے ۔ یہ بالکل انصاف سے بعید ہے ۔ کہ کفار ایک کام کریں جو ظلم کہلائے ۔ اور بعینہٖ وہی کام مومن کریں ۔ تو وہ نہ صرف جائز سمجھا جائے ۔ بلکہ ضروری قرار دیا جائے ۔ فرض کرو ۔ ایک ہندو ریاست ہے ۔ اور اس کا راجہ ایک خود مختار حاکم ہے ۔ جس نے یہ قانون جاری کر رکھا ہے کہ جو شخص ہندو مذہب کو چھوڑ کر اسلام قبول کرے ۔ اُسے فوراً قتل کر دیا جائے ۔ اب بتایئے ۔ ہندو راجہ کا یہ فعل ظلم ہے یا نہیں ۔ کیا تمہاری کانشنس اس بات کی شہادت نہیں دیتی ۔ کہ وہ راجہ بڑا ہی ظالم اور سفاک ہے ۔ جو اسلام لانے پر لوگوں کو قتل کر دیتا ہے ۔ کیا تم یہ نہیں کہو گے ۔ کہ وہ انسان نہیں ۔ بلکہ ایک درندہ ہے ۔ کیا تم اس کے فعل کو ایک وحشیانہ فعل نہیں کہو گے ۔ کیا تمہاری فطرت اسکے خلاف جوش میں نہیں آئے گی ۔ اور کیا تمہاری طبیعت نفرت اور غضب سے نہیں بھر جائیگی کیا تم اس کے فعل پر اظہار نفریں نہیں کرو گے ۔ میں اس سے بھی آگے بڑھ کر آپ سے پوچھتا ہوں ۔ اگر وہ راجہ اپنی رعایا کے لوگوں کو اس لئے قتل کرتا ہے کہ وہ آریہ مذہب اختیار کرتے ہیں یا مسیحی تثلیث اور کفارہ پر ایمان لا کر بپتسمہ لیتے ہیں ۔ تو مجھے سچ سچ بتاؤ ۔ تم اسکے اس فعل کو کیسا سمجھو گے تم اپنی ضمیر کو جگا کر پوچھو ۔ جو ضرور یہی فتوےٰ دیگی ۔ کہ وہ راجہ ایک ظالم انسان ہے ۔ اور اس کا اس لئے لوگوں کو قتل کرنا کہ وہ کیوں ہندو مذہب کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرتے ہیں ۔ سخت سنگدلی اور بے رحمی کی بے رحمی ہے ۔ اسکو کوئی حق نہیں ۔ کہ وہ لوگوں کے مذہب کے معاملہ میں دخل دے ۔ کسی مذہب کے قبول کرنے یا نہ قبول کرنے کے بارہ میں اسے چاہیئے تھا ۔ کہ وہ لوگوں کو آزاد چھوڑ دیتا ۔ جس مذہب کو وہ سچا سمجھتے ۔ اسے اختیار کرتے ۔ پس میں پوچھتا ہوں ۔ کہ جو بات دوسروں کے لئے ناجائز ہے ۔ وہ تمہارے لئے کس طرح جائز ہو گئی ۔ یہ کیونکر ہوا کہ جس بات کو تم دوسرے لوگوں کے لئے ظلم عظیم کہتے تھے اور جس کو سنکر تمہارے چہرے سرخ ہو جاتے تھے ۔ اور تمہاری آنکھوں میں خون اُتر آتا تھا ۔ وہ تمہارے لئے کیونکر عین صواب ہو گئی ۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے ۔ کہ ایک فعل کو جب دوسرے لوگ کریں تو وہ نہایت ہی وحشیانہ فعل اور خونخوار کہلائے ۔ اور جب تم اسی کام کو کرو ۔ تو وہ نہایت مہذبانہ اور شریفانہ ہو جائے ۔ آج اگر کوئی ہندو ریاست ایسے لوگوں کو جو جنم کے ہندو ہوں ۔ اور بعد میں اسلام لے آئیں ۔ گرفتار کرنا اور پھر سنگسار کرنا شروع کر دے ۔ تو کیا مولوی ظفر علیخان صاحب زمیندار کی ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھ کر اس راجہ کے خلاف نہایت پرزور اور پرجوش مضمون نہیں لکھیں گے ۔ اور کیا اپنے قلم کا سارا زور اور اپنی ساری قوت بیان اس کے اس فعل کو خلاف انسانیت اور ظالمانہ قرار دینے میں خرچ نہیں کر دینگے ۔ اور کیا اس کے خلاف ایک ہنگامہ قیامت برپا نہ کر دینگے ۔ لیکن اگر مولوی صاحب کو جواب میں کہا گیا ۔ کہ اس راجہ نے بالکل اسی اصل پر کام کیا ہے ۔ جس پر امیر صاحب کابل نے کیا ہے ۔ تو مولوی ظفر علیخان صاحب دنیا کو کیا جواب دینگے ۔ کیا مولوی صاحب یہ کہیں گے ۔ کہ چونکہ امیر صاحب کابل کا مذہب سچا مذہب ہے ۔ اس لئے اس کے لئے نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے ۔ کہ جو شخص اسکے مذہب کو چھوڑے وہ اُسے قتل کر دے ۔ لیکن نیپال کے راجہ یا چین کے بادشاہ یا روس کی حکومت کا مذہب سچا مذہب نہیں ہے ۔ اسلئے اگر وہ کسی کو مذہب کی تبدیلی سے روکیں ۔ اور ایسی تبدیلی کرنے والوں کو سنگسار کریں تو وہ ظالم ہیں ۔ کیا کوئی عقلمند انسان مولوی صاحب کے اس جواب سے تسلی پا سکیگا نیپال کے راجہ کو اور چین کی حکومت کو اپنے مذہب کی صداقت کا ایسا ہی یقین ہے ۔ جیسا کہ امیر صاحب افغانستان کو یقین ہے ۔ پس اگر امیر صاحب افغانستان کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو سنگسار کر دے ۔ جو اسکے خیال میں اسکے مذہب سے ارتداد اختیار کریں ۔ تو نیپال کے راجہ اور گورنمنٹ چین کو بھی حق پہنچتا ہے کہ وہ بھی ایسے لوگوں کو قتل کر دیا کریں ۔ جو ان کے آبائی مذہب سے ارتداد اختیار کریں ۔ جس اصول پر ایک ہندو راجہ کیلئے ناجائز ہے ۔ کہ وہ کسی کو مذہب کی تبدیلی سے روکے اسی اصول پر ایک مسلمان امیر کے لئے بھی ناجائز ہے کہ وہ کسی کی تبدیلی مذہب میں مزاحم ہو ۔ تم ایک ہندو راجہ کو کیوں ظالم کہتے ہو ۔ جب وہ کسی ہندو کو اسلام قبول کرنے سے روکتا ہے ۔ کیا اس لئے کہ ہندو مذہب ایک جھوٹا مذہب ہے ۔ اور اسلام ایک سچا مذہب ہے ؟ کیا یہی دلیل ہے ۔ جو تم ہندو راجہ کے سامنے یا عقلمند طبقہ کے سامنے اس کے ظلم کو ثابت کرنے کے لئے پیش کرو گے ؟ کیا تم ہندو راجہ کو

یہ کہو گے۔ کہ تم اسلئے ظالم ہو۔ کہ تمہارا مذہب جھوٹا ہے۔ اور اسلام سچا ہے۔ اور تم لوگوں کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ جھوٹے مذہب کو چھوڑ کر سچا دین اختیار کریں۔ تم کس دلیل سے اس ہندو راجہ کا ظلم لوگوں پر اور خود اس راجہ پر واضح کرو گے تم کبھی اپنی اس دلیل کو اس پیرایہ میں پیش نہیں کرو گے۔ کہ کسی انسان کو حق نہیں۔ کہ وہ لوگوں کو جھوٹے دین سے سچے دین کی طرف آنے سے روکے۔ بلکہ تم یہ کہو گے۔ کہ کسی انسان کو حق نہیں کہ وہ کسی شخص کو ایک دین سے دوسرے دین میں آنے سے روکے۔ پس اگر یہ دلیل درست ہے۔ اور ضرور درست ہے تو جیسا کہ راجہ نیپال کو حق نہیں۔ کہ وہ کسی ہندو کو عیسائی بدھ مسلمان ہونے سے روکے۔ اور ایسا کرنیوالوں کو سنگسار کرے۔ ایسا ہی امیر صاحب کابل یا کسی اور بادشاہ کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ کسی شخص کو محض ارتداد کی سزا میں قتل یا سنگسار کرے۔

ایسا کرنا نہ صرف اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ بلکہ اسلام کو سخت نقصان پہنچانا ہے۔ کیونکہ اگر ایک مسلمان بادشاہ کسی شخص کو محض اس لئے قتل اور سنگسار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کہ اس نے ایک غیر مذہب اختیار کیا ہے۔ تو غیر مذاہب کی سلطنتیں اس کے مقابل میں ان لوگوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں گی۔ جو ان کی رعایا میں سے اسلام قبول کرنا چاہیں گے۔ اور کسی اسلامی مبلغ کو اجازت نہیں دینگی۔ کہ ان کے علاقہ میں قدم بھی رکھے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اسلام کی اشاعت رک جائے گی۔

پس مرتدین کے لئے محض ارتداد کی سزا میں قتل کا فتویٰ دینے والے نہ صرف قرآن شریف کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ وہ اسلام کے دوست نہیں بلکہ سخت دشمن ہیں۔ خدا تعالےٰ اسلام کو ایسے دوستوں کے ہاتھوں سے بچائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھ جاؤ۔ تم یہ تو جا بجا لکھا ہوا دیکھو گے۔ کہ خدا کے نبیوں کے دشمن بڑے ظالم تھے۔ وہ دین کے معاملہ میں جبر سے کام لیتے تھے۔ اور جبراً لوگوں کو اپنا دین چھوڑنے سے روکتے تھے۔ لیکن یہ تم کہیں بھی لکھا ہوا نہ پاؤ گے۔ کہ مومنوں کی جماعتیں بھی جبر سے کام لیتی تھیں۔ اور جو لوگ سچے دین سے منہ پھیر کر بت پرستی یا شرک یا کسی اور گمراہی کی راہ یا جھوٹے دین کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ان کو مومن قتل اور سنگسار کر دیا کرتے تھے۔ سارے قرآن شریف کو پڑھ جاؤ۔ تم کوئی ایسی مثال نہیں پاؤ گے۔ پھر تم قرآن شریف میں یہ تو لکھا ہوا پاؤ گے کہ انبیاء کے دشمن بڑے ظالم تھے۔ کیونکہ وہ دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ سے کام لیتے تھے۔ لیکن یہ کہیں نہیں لکھا ہوا پاؤ گے۔ کہ مسلمانوں کے لئے نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔ کہ وہ جبر و اکراہ سے کام لیں۔ بلکہ برخلاف اسکے ہم قرآن شریف میں یہ کھلا کھلا اور صریح اعلان دیکھتے ہیں کہ لا اکراہ فی الدین۔

کہاں ہے مسلمانوں کی خلافت

لاہور کے ایک جلسہ میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے مولوی ظفر علی خان صاحب نے فرمایا:-

”غدار حجاز نے ان سلطنتوں کا ساتھ دیا۔ جو ترکی کو مٹانے پر تلی ہوئی تھیں۔ اس نے ہزاروں ترکوں کا خون بہایا۔ حرمین شریفین کو رسوا کیا۔ اور مقاصد عالیہ اسلام کو سخت ترین نقصان پہنچایا لیکن اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں وعدہ فرما چکا تھا۔ کہ جب تک دنیا میں ایک بھی مومن قانت موجود ہے۔ اسلامی خلافت برقرار رکھی جائیگی۔ چنانچہ آخر میں حق نے باطل پر غلبہ پایا۔ اور ترکوں کو فتح و نصرت نصیب ہوئی“

(زمیندار ۱۷ر جولائی)

مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ”اسلامی خلافت“ ہے کہاں جسکا ذکر مولوی صاحب نے کیا ہے۔ کیا وہی حق (یعنی ترک) جس نے باطل پر فتح پائی ”اسلامی خلافت“ کا نام و نشان مٹانے کا موجب نہ ہو گیا۔ اور اس نے نہ صرف موجودہ ”خلیفۃ المسلمین“ کو معزول کر کے جلاوطن کر دیا۔ بلکہ آئندہ کیلئے بھی صفایا کر دیا۔ اب یا تو مولوی صاحب کو بتانا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کا خلیفہ کہاں ہے۔ جو ”اسلامی خلافت“ کے برقرار ہونے کا ثبوت ہے۔ یا پھر یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ روئے زمین کے تمام مسلمان کہلانیوالوں میں سے ”ایک بھی مومن قانت“ نہیں ہے۔

اس موقعہ پر یہ بھی کہہ دینا ضروری ہے۔ کہ اس زمانہ میں سارے جہان میں سوائے اس خلیفۃ المسلمین کے جو جماعت احمدیہ کا خلیفہ ہے۔ کوئی نام کا خلیفہ بھی نہیں ہے۔ اور یہی اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ مومن قانت وہی لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ میں داخل ہیں۔

ایڈیٹر صاحب سیاست کی سزایابی

ناظرین گذشتہ پرچہ میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں۔ کہ سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست کو ہتک عدالت کے جرم میں ایک ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔ سید صاحب نے اس مضمون کے متعلق اول تو اپنے اخبار (۱۸ر جولائی) میں اس طرح معافی مانگی۔

”میں بلا تامل و حجت و عذر و معذرت عوام سے اور اشخاص متعلقہ سے معافی کا طالب ہوں“ اور پھر عدالت میں جو تحریری بیان دیا۔ اس میں لکھا۔

”اس مضمون میں ایسے الفاظ۔ فقرے اور خیالات موجود ہیں۔ جو اندوہناک ہیں۔ اور مجھے شرم محسوس ہو رہی ہے کہ وہ میرے اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ میرا فرض ہے۔ کہ میں ان کو واپس لوں۔ اور معافی مانگوں۔ میں اب ایسا کرتا ہوں اور اپنا دلی اور سچا ملال ظاہر کرتا ہوں“ (سیاست ۱۹ر جولائی)

اپنے گناہ کا اعتراف اور معافی خواہ ہونا بہت اچھی بات ہے لیکن اسی وقت تک کہ انسان اپنی انسانیت اور ضمیر کی آواز سے متاثر ہو کر ایسا کرے۔ سید صاحب نے یہ کہا تو ہے۔ کہ ”میرا انسانی فرض ہے۔ کہ میں معافی مانگوں“ لیکن افسوس یہ انسانی فرض انہیں اسوقت یاد آیا جب بقول انکے انہیں یہ نظر آیا تھا۔ کہ ”عدالت مجھے سزا اور غالباً سخت سزا دینے سے کبھی باز نہ آئیگی“۔ یا اس وقت یاد آیا تھا جب حزب الاحناف نے انکے اخبار کو بائیکاٹ کیا تھا۔ اور انہیں معافی مانگ کر صلح کرلینی پڑی۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو انہیں ان مواقع پر بھی معافی مانگنے کا انسانی فرض اسی طرح یاد نہ آتا جس طرح جماعت احمدیہ کے متعلق ابھی تک یاد نہیں آیا۔ انکے اخبار میں جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت ناشائستہ اور کمینہ الفاظ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ انہیں وہ کیونکر اپنی انسانیت کے رو سے جائز قرار دیتے ہیں۔ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ تازہ تجربہ کے بعد انہیں آئندہ اس بارہ میں بھی انسانی فرض یاد رہیگا۔ اگر نہیں۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ ان حرکات کی عقوبت کا وقت بھی ضرور آئے گا۔

آل مسلم پارٹیز کانفرنس اور علماء

اس کانفرنس کے متعلق اسکے منتظمین کو اپنے علماء سے جس قسم کے سلوک کا خطرہ تھا۔ وہ آخر کار رونما ہوا۔ علماء کہلانیوالوں نے عام طور پر اس میں اسلئے شمولیت اختیار نہ کی۔ کہ اسمیں احمدیوں کو شامل کیا گیا تھا۔ حالانکہ جناب ڈاکٹر کچلو صاحب نے انہیں یہ یقین دلایا تھا۔ کہ ”مرزائیوں کے اسلام پر مہر تصدیق ثبت کرنے کیلئے یہ جلسہ نہیں بلایا گیا“۔ مگر انہوں نے پھر بھی نہ مانا۔ اب مسلمان غور فرمالیں۔ کہ وہ علماء جو سیاسی اور ملکی امور میں بھی تمام مسلمانوں کو متحد نہیں ہونے دیتے۔ وہ کس قدر نقصان پہنچانے اور ہندوستان کی دیگر اقوام کے مقابلہ میں مسلمانوں کو ملکی فوائد سے محروم رکھنے کا باعث بن رہے ہیں۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ مسلمان انکی ضرر رسانیوں سے محفوظ رہنے کا انتظام کریں۔ افسوس ہے۔ ان مولویوں پر جناب کچلو کے ان الفاظ کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ کہ ”مسلمانوں کی حالت سخت نازک ہو گئی ہے۔ ہمسائے نہایت سرعت کے ساتھ آگے قدم بڑھا رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ خوش قسمتی سے رہنمایان قوم نے جو نیا موقع ہمیں اپنی حالت پر غور کرنے اور موجودہ ... بلکہ حالت [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

تبلیغ احمدیت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۱۷ر جولائی ۱۹۲۵ء

بعد تلاوت سورہ فاتحہ فرمایا :-

انسانی کوششوں کے غیر معمولی نتائج

انسانی کوششیں اور اسباب نہایت ہی محدود ہوتے ہیں۔ اور غیر معمولی نتائج جو ان سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے فضل اور احسان ہی سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان نہ ہو۔ اور اس کی طرف سے رہنمائی نہ ہو۔ تو انسانی کوششوں کا بارآور ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اور پھر انسانی دلوں کا بدلنا تو ایک نہایت ہی مشکل بات ہے۔ ہم دیکھتے کہ بعض دفعہ ماں باپ نہایت کوشش کر کے اپنی اولاد کو اپنا ہم خیال بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن باوجود کوشش کے بھی اولاد میں سے کسی ایک بچے یا سارے بچوں کو بھی اپنا ہمخیال نہیں بنا سکتے۔ حالانکہ اولاد ماں باپ کو اپنا حقیقی خیر خواہ سمجھتی ہے۔ اور وہ یقین رکھتی ہے۔ کہ یہ جو کچھ بھی کرتے ہیں۔ ہماری بھلائی کے لئے کرتے ہیں۔ ماں باپ اور اولاد میں بعض دفعہ اختلاف بھی ہو جاتا ہے۔ جس کا باعث اختلاف خیالات ہے۔ نہ کہ بدنیتی یا ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا یا ایک دوسرے پر ظلم کرنا۔ لیکن باوجود اس اختلاف کے ان میں ایک محبت ہوتی ہے اور عشق تک نوبت پہونچی ہوتی ہے۔ پھر باوجود اس کے کہ ایک دوسرے کی نیت کے متعلق غلط فہمیاں بھی نہیں ہوتیں۔ ہر فرد ان کا اسباب کو محسوس کرتا ہے۔ کہ جو بات ان کی جانب سے ہوتی ہے۔ خیر خواہی سے ہوتی ہے۔ اور باوجود اتنی موانست کے پھر بھی اختلاف پیدا ہوتے ہیں۔ اور مٹ نہیں سکتے۔ ماں باپ زور لگاتے ہیں۔ کہ بیٹے ہمارے ہمخیال ہو جائیں۔ مگر وہ نہیں ہوتے۔ پس اگر اس قدر سامان اتحاد کے باوجود اگر اس قدر بھروسہ کے باوجود اور اگر اس قدر توکل کے باوجود بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تو ان لوگوں پر کامیابی حاصل کرنا اور ان لوگوں کے خیالات کو بدل ڈالنا جو کوئی اتحاد نہیں رکھتے۔ اور جن کے ساتھ کسی قسم کا رابطہ نہیں۔ بلکہ الٹی بدظنیاں ہوتی ہیں۔ کتنا مشکل کام ہے ؛

سب سے اہم کام انبیاء کا ہوتا ہے

پس ان مشکلات کو دیکھکر کہنا پڑتا ہے۔ کہ سب کو زیادہ اہم کام انبیاء کے حصے میں آتا ہے۔ انبیاء اسی لئے کہ وہ یہ غرض رکھتے ہیں۔ کہ دنیا کے خیالات اور دنیا کے عقائد کو بدل ڈالیں۔ پھر وہ ایسے لوگوں کی طرف مبعوث ہوتے ہیں۔ جن میں اور ان میں کوئی اتحاد نہیں ہوتا۔ پھر وہ ایسی حالت میں ان کے سامنے آتے ہیں۔ کہ وہ بظاہر کمزور۔ بے سامان اور غریب ہوتے ہیں۔ اور دنیا خیال کرتی ہے۔ کہ ان کا دعویٰ اصلاح نیک نیتی پر مبنی نہیں۔ اس لئے وہ ان کی مخالفت پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور اسی خیال کے ماتحت وہ ان کے مقابلہ پر ضد سے کام لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر نبی کے زمانہ میں شریر لوگ پیدا ہوتے چلے آئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر فرعون تھا۔ جس نے کہا۔ یہ ایک معمولی سا آدمی ہے۔ ہم اس کو ہرگز نہیں مان سکتے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی کہا گیا۔ کہ یہ بڑا بننا چاہتا ہے۔ چنانچہ کفار نے آپ سے کہا بھی۔ کہ اگر آپ بڑا بننا چاہتے ہیں۔ تو ہم آپ کو بڑا بنا دیتے ہیں۔ اگر آپ دولت کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو ہم آپ کے لئے دولت جمع کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بھی کہا گیا۔ غرض انبیاء ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ اپنی عزت اور بڑائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اس ڈھنگ سے دنیا کو قبضہ میں لائیں۔ غرض انبیاء کے متعلق ابتداء ہی سے بدظنی پر بنیاد ہوتی ہے۔ اہل دنیا سے انہیں کوئی رابطہ نہیں ہوتا۔ ان کے پاس کوئی سامان نہیں ہوتا کوئی تعلقات نہیں ہوتے۔ کوئی رتبہ اور نشان نہیں ہوتی۔ اس حالت میں ایک نبی دعویٰ کرتا ہے۔ جسے سن کر لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ چاہتا ہے کہ ہم پر سردار بن جائے۔ اور وہ مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن باوجود اس قسم کی مخالفتوں کے انبیاء نے زمانے کی رو کے برخلاف چل کر لوگوں کی اصلاح کی اور کامیابی حاصل کرلی ؛

نپولین کی کامیابی

بعض لوگ نادانی سے ہر شخص کی کامیابی کو معجزہ قرار دے بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ وہ کامیابی جسے وہ کامیابی سمجھتے ہیں۔ حقیقی کامیابی نہیں ہوتی مثلاً جیسے پچھلی صدی میں یورپ میں ہوا۔ نپولین جو بعد از اں شہنشاہ بن گیا۔ فرانس کی بغاوت کے ایام میں پیدا ہوا۔ وہ ایسے دن تھے۔ کہ تمام ملک میں بغاوت پھیلی ہوئی تھی۔ اور ہر ایک شخص ملک سے باغیوں کو نکالنے پر تلا کھڑا تھا۔ اور دن رات اسی کوشش میں لگا رہتا تھا۔ چنانچہ ان دنوں میں جب کہ وہ ابھی پیدا ہوا تھا۔ بڑے بڑے مصنف لوگوں کو اکسا رہے تھے۔ اور بڑی بڑی زبردست تصنیفیں اس بارے میں لکھی جا رہی تھیں۔ تو یہ ان بغاوت کے تھے۔ اور ایسے وقت میں لوگوں کو راہنما کی ضرورت پڑتی ہے۔ سو نپولین پر لوگوں کی نظر پڑی۔ اور انہوں نے اسے اپنا کمانڈر بنا لیا۔ وہ چونکہ بہادر اور زیرک تھا۔ آخر بادشاہ ہو گیا۔ مگر کیا یہ سامان اس نے آپ پیدا کئے تھے۔ نہیں۔ بلکہ اس سے تقریباً دو سو سال پہلے سے پیدا ہو رہے تھے۔ پس نپولین فرانس کی بغاوت سے بڑا بنا۔ اور اس لئے بڑا بنا۔ کہ اس کے خیالات ملک کے خیالات کے مطابق تھے۔ لوگوں نے اسے چن لیا۔ اس میں اس کی اپنی اتنی عظمت نہیں۔ جتنی اس کے انتخاب کرنیوالوں کی ہے۔ کہ انہوں نے ایک ایسے آدمی کو چن لیا۔ جو ہر طرح کام کے قابل تھا۔ اور جس آدمی کی ظاہری حیثیت دنیا میں کوئی بڑی نہیں تھی۔ یہ بات نپولین نے پیدا نہیں کی تھی۔ بلکہ لوگوں نے اسے چنا۔ اور وہ اسی طرف چل پڑا جس طرف کہ ملک اس وقت چل رہا تھا۔ پس یہ کہنا۔ کہ اس کی یہ کامیابی معجزہ کا رنگ رکھتی ہے درست نہیں۔

رسول کریم صلعم کی کامیابی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابی کو دیکھ کر جو فی الحقیقت معجزانہ تھی۔ بعض لوگوں نے اس کے معجزانہ ہونے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ یہ سب کچھ تلوار کے زور سے ہوا۔ اور یہی بات یورپ والوں نے بھی کہنی شروع کر دی۔ لیکن یورپ ہی کے ایک مصنف نے اس کی تردید لکھی ہے۔ جو لکھتا ہے۔ میں مسلمان نہیں ہوں۔ لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے۔ جب دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ اگر میں یہ مان بھی لوں۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ تو میں یہ کیسے مان لوں کہ اکیلے رسول (صلعم) کی تلوار نے ایسے لوگ پیدا کر دیئے۔ جو سب کے سب اس (صلعم) کے ساتھ جانیں قربان کرنے کے لئے دوڑے پھرتے تھے۔ آخر یہ تلوار چلانے والے پیدا کس نے کئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کامیابی معجزانہ رنگ میں تھی۔ نہ لوگوں کی رو اس طرف تھی۔ جس طرف آپ ان کو لے گئے۔ اور نہ ہی ان کے خیالات ایسے تھے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خیالات کے مطابق ہوتے۔ پس باوجود ان حالات کے آپ کا کامیاب ہو جانا صاف طور پر بتلا رہا ہے۔ کہ یہ معجزانہ طور پر تھا۔ اور خدا تعالےٰ کی مدد و نصرت سے تھا۔ نہ کہ انسانی کوششوں اور اسبابوں سے۔ مگر کیا نپولین کے متعلق کوئی ایسا کہہ سکتا ہے۔ اس کے لئے تو پہلے سے سامان موجود تھے۔ وہ ابھی بچہ تھا۔ کہ اس کے زمانہ میں لوگ رات دن گورنمنٹ کے برخلاف جدوجہد میں لگے رہتے تھے۔ پس انبیاء ہیں ایسے وجود ہوتے ہیں۔ جنہیں مخالف حالات میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کی کامیابی معجزانہ اور نشان صداقت کے طور پر ہوتی ہے ؛

زمانہ کی رو کے مطابق چل کر کامیاب ہونا

بعض لیڈر بھی ترقی کر جاتے ہیں۔ مگر ان کا بڑھنا اور ان کی

حدتک کامیابی پاجانا عارضی ہوتا ہے۔ ایسا ہی لوگوں کی پیر پرستی کو دیکھکر اگر کوئی شخص خود پیر بن کر لوگوں کو اپنا مرید بنا لیتا ہے تو یہ بھی کوئی معجزہ نہیں۔ کیونکہ وہ اس رو کے مطابق کام کرکے کامیاب ہوتا ہے۔ جس میں لوگ آپ ہی آپ بہے چلے جاتے ہیں یہی حال سرسید کا تھا۔ انہوں نے مسلمانوں میں انگریزی تعلیم جاری کرنے کی کوشش کی۔ بے شک ان کی مخالفت کی گئی۔ ان سے ٹھٹھے اور ہنسی بھی کی گئی۔ اور اینٹ پتھر بھی پھینکے گئے۔ ان کے جلسے بھی بند کئے گئے۔ اور طرح طرح سے ان کے کام میں روکیں بھی ڈالی گئیں۔ مگر اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ جو کچھ وہ کہتے تھے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے مسلمانوں کو حالات مجبور کر رہے تھے۔ کیونکہ ایک طرف تو گورنمنٹ کی یہی کوشش تھی۔ دوسرے مسلمان دیکھ رہے تھے۔ کہ ہم انگریزی تعلیم حاصل کئے بغیر ترقی نہیں کرسکتے اور ہندو اس کی وجہ سے بہت ترقی کر رہے ہیں۔ پس سرسید کی چند سال لوگوں نے مخالفت کی۔ پھر وہ سمجھ گئے۔ کہ انگریزی تعلیم سے ہم ترقی کرسکتے ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے نہ صرف مخالفت چھوڑ دی۔ بلکہ موید بن گئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا کام

مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے جو کام تھا وہ یہ کام تھا۔ کہ لوگوں کو ان کے خلاف منشا چلائے۔ اور اس طرف لے جائے۔ جس طرف وہ نہیں جانا چاہتے تھے۔ لوگ اسوقت یہ بدظنی کرتے ہیں۔ کہ یہ اپنی بڑائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ اپنی بڑائی کے لئے کرتا ہو۔ تو لوگوں کے خیالات کے خلاف نہ کہے۔ اور انہیں ادھر ہی لے جائے۔ جدھر وہ جانا چاہتے ہوں۔ مگر نبی اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ وہ انہیں ان کی خواہشات۔ عادات اور افعال کے خلاف چلانے کی کوشش کرتا۔ اور اس وجہ سے لوگوں کی بدظنیوں اور مخالفتوں کا ہدف بنتا ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ طریق وہی انسان اختیار کرسکتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ کی ذات پر کامل بھروسہ ہو۔ اور جسے یہ یقین ہو۔ کہ ساری دنیا کی مخالفت میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ کیونکہ خدا میرے ساتھ ہے۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں۔ اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کہتا ہوں۔

چونکہ نبی اس اطمینان اور اس یقین کے ساتھ ساری دنیا کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا دنیا میں آنا گویا خدا تعالےٰ کا آنا ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی کے ذریعہ دنیا میں خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ اسی امر کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام میں اشارہ ہے۔ کہ یا شمس و یا قمر۔ دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے۔ اس وقت نبی آتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے روشنی حاصل کرکے دنیا میں اس کے نور کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ قمر ہوتا ہے۔ اور چونکہ دنیا میں خدا تعالےٰ کو لوگ نہیں جانتے۔ اور نبی کے ذریعہ وہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے نبی شمس ہوتا ہے تو انبیاء خدا تعالےٰ کو دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں اور یہی کام ان کی قائم کردہ جماعتوں کا ہوتا ہے۔ اور اسی کام کے لئے ہماری جماعت کھڑی ہوئی ہے۔

جماعت احمدیہ کا کام

پس ہماری جماعت جو ایک نبی کی جماعت ہے۔ اس سے میں پوچھتا ہوں۔ کہ اس نے اس کام کو کہاں تک سرانجام دیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو پوری روشنی میں دنیا داروں کو دکھانے کیلئے کس حد تک جدوجہد کی ہے۔ اگر نہیں کی۔ تو ہم کو اس فرض سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ہر ممکن کوشش کے ذریعہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو جاری رکھنا چاہیئے۔

اپنے زمانہ کے نبی کو نہ ماننے کی وجہ

دنیا کسی پرانے نبی کو تو آسانی سے مان سکتی ہے۔ لیکن کسی نئے نبی کا ماننا اسے دوبھر ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ پرانا نبی جو گذر چکا۔ اس نے بذاتِ خود تو اپنی تعلیم کا مقصد آکے سمجھانا نہیں۔ لوگ جو چاہیں۔ اس کا مطلب سمجھ لیں۔ مثلاً سود کو ہی لے لیں۔ تو قرآن کریم تو کہتا ہے۔ کہ سود مت لو۔ یہ قطعی حرام ہے۔ لیکن مسلمان اگر یہ کہنا شروع کردیں۔ جیسا کہ کہنا شروع کر بھی دیا ہے۔ کہ سود کے یہ معنے نہیں۔ بلکہ کچھ اور ہیں۔ اور وہ معنے جو وہ لیں۔ وہ ان کے مطلب کے ہوں۔ تو اب قرآن کریم نے تو بولنا نہیں۔ کہ اس کے یہ معنے نہیں۔ بلکہ یہ ہیں۔ اور نہ ہی دیگر احکامات کے متعلق اگر لوگ ان کے کچھ کے کچھ مطلب بنالیں۔ وہ کچھ کہے گا۔ اس لئے قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کو نہ مانتے ہوئے بھی لوگ ان کے ماننے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ایسی باتوں سے اگر کوئی روک سکتا ہے۔ تو وہی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی تعلیم کو صحیح معنوں میں پیش کرنے کے لئے خدا کی طرف سے مامور ہو۔

ایسا ہی اگر کوئی کہدے۔ کہ اب نماز کی ضرورت نہیں۔ یہ اس زمانے کے لوگوں کے لئے تھی۔ جن پر جہالت کا اثر تھا اور اب جب کہ جہالت دور ہوچکی ہے۔ اس کی ضرورت نہیں اب اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس وقت ہوتے۔ اور اس زمانہ میں تشریف لاتے۔ تو آپ بھی یہی فرماتے۔ تو اس صورت میں بھی نہ قرآن کریم بولے گا۔ اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر فرمائینگے۔ کہ ان احکام کا یہ مطلب نہیں۔ جو تم سمجھے بیٹھے ہو۔ اور جب کسی نبی نے آکر اپنی تعلیم کے متعلق کچھ کہنا نہیں۔ اور غلط کاریوں سے ہاتھ پکڑ کے روکنا نہیں۔ تو پھر اس کے ماننے کا دعویٰ کرنے میں کیا حرج ہوسکتا ہے۔ جو دل میں آیا۔ کرلیا۔ اور جیسا خیال گذرا معنے بنا لئے۔ اب اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا دعوےٰ کرتے ہوئے آپ کی تعلیم کا مفہوم کچھ کا کچھ ٹھیرا لیا جائے۔ تو بھی مسلمانوں کے نزدیک کچھ حرج کی بات نہیں۔ قوم کی قوم بھی بنی رہتی ہے۔ اور اپنا مطلب بھی پورا ہو جاتا ہے۔ ان دریں حالات پرانے نبیوں کا ماننا ان کے لئے مشکل نہیں۔ لیکن نئے نبی کا ماننا ایسے لوگوں کے لئے موت ہے۔ کیونکہ اس نے تو ایسے موقع پر خاموش نہیں رہنا جب اس کی تعلیم یا اس کے مطاع کی تعلیم کو بگاڑا جائے گا۔ اور نہ ہی اس کے بعد اس کی تیار کردہ جماعت ایسے موقع پر خاموش رہ سکتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں نبوت کا دعوےٰ کرنے والا نبی تو نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ وغیرہ کے متعلق وہی احکامات بتلائے گا۔ کہ جو اصل ہیں۔ اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں کریگا۔ اس لئے اسے قبول کرنے میں لوگوں کو اپنی خواہشات کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اور اس وجہ سے انکار کردیتے ہیں۔ پس لوگ اس نبی کا تو انکار نہیں کرتے جو پہلے گذر چکا۔ کیونکہ اس کے ماننے کا اقرار کرنے میں ان کا کچھ حرج نہیں ہوتا۔ لیکن اپنے زمانہ کے نبی کا ماننا ان کے لئے موت ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ لوگوں کو صداقت مسیح موعود کا قائل کرنا کس قدر مشکل کام ہے۔ جو اس زمانہ میں ہمارے سپرد ہوا ہے۔ اور یہ سوائے خدا کے فضل کے ہو نہیں سکتا۔

خدا کے فضل کے حصول کیلئے کوشش

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کامیابی حاصل ہوئی۔ وہ بھی محض خدا تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہوئی۔ ورنہ مخالفین آپ کے مقابلہ میں بہت قوت اور طاقت رکھتے تھے۔ ابوجہل آپ کا جو بدترین دشمن تھا۔ بہت طاقتور تھا۔ مگر تباہ و برباد ہوگیا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کو جو کامیابی ہوئی۔ وہ بھی خدا کے فضل سے ہی ہوئی۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ تو کامیاب ہوگئے۔ مگر عتبہ شیبہ تباہ و برباد ہوگئے۔ اب ہمیں بھی خدا کے فضل سے ہی کامیابی حاصل ہوگی۔ مگر خدا کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے بھی کوشش کی ضرورت ہے۔ دیکھو ماں احسان کے طور پر بچے کو دودھ پلاتی ہے۔ مگر جب تک بچہ روتا نہیں۔ اس کی چھاتیوں میں دودھ بھی نہیں اترتا۔ اسی طرح جب تک ہماری طرف سے کافی جدوجہد نہ ہوگی۔ اس وقت تک خدا تعالےٰ کا فضل بھی ہم پر نازل نہ ہوگا۔ اور ہمیں کامیابی حاصل نہ ہوگی۔

ہمارا کام کیا ہے

یہ کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہم اس تعلیم کو پہنچا دیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوئی ہے۔ اور جس کی اس زمانہ کا تمدن اور عام رو مخالفت کر رہی ہے۔ اس تعلیم کے پہنچانے میں ہماری مخالفتیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ ہمیں تکلیفیں دی گئیں

اور دی جا رہی ہیں۔ ہم سے تعلقات منقطع کئے گئے۔ اور کئے جا رہے ہیں۔ ہم سے رشتہ داریاں چھوڑی گئیں۔ اور چھوڑی جا رہی ہیں۔ الغرض ہر قسم کا نقصان ہمیں پہنچایا گیا۔ اور پہنچایا جا رہا ہے۔ اور اگر خدا کے وعدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نہ ہوتے۔ جن کی صداقت میں ہمیں ذرا بھی شک و شبہ نہیں اور اس کا فضل ہمارے شامل حال نہ ہوتا۔ تو ہماری کیا ہستی تھی کہ ان مخالفتوں کے مقابلہ میں ٹھہر سکتے۔ پھر پہلے انبیاء کے حالات بھی ہمارے دلوں کو مضبوط بنا رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس طرح وعدے کرتا۔ اور پھر کس طرح ان کو پورا کر دکھاتا ہے۔ اور پھر کن حالات میں سے وہ کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔ پس ہم کو اس کام سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ بلکہ ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھنا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم گذشتہ نبیوں کے حالات پر نظر ڈالیں۔ اسوقت کام وہی کام ہے۔ جو پہلے نبیوں کے وقت میں ہوا۔ یا آئندہ جو نبی آئیگا۔ اس وقت ہوگا۔ دنیا کی مخالفت وہی مخالفت ہے۔ جو پہلے نبیوں کے وقت میں ہوئی۔ پھر جب ان انبیاء کی جماعتیں کامیاب ہوئیں۔ تو ہم بھی ضرور کامیاب ہونگے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری سستی اور کمزوری کی وجہ سے اس کامیابی میں تاخیر ہو جائے۔ اب یہ ہمارا کام ہے۔ کہ تاخیر نہ ہونے دیں۔ مسلمان ہمیشہ اس خیال سے بہت نقصان اٹھاتے رہے ہیں۔ کہ جو بات مقدر ہوگی وہ آپ ہی آپ ہو جاتی ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کی تقدیر تاخیر ہماری سستیوں اور کمزوریوں کے سبب ہوتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن تاخیر ہماری طرف سے ہوتی ہے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تقدیر تاخیر کو بدل ڈالیں۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ ہم کام میں لگ جائیں۔ اور اگر اخلاق خاص پیدا کر کے ہمارا ہر فرد تبلیغ میں لگ جائے۔ تو بہت جلد ہمیں بے نظیر کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ کام کرنے والے اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی خدا کے فضل کے وارث اور اسکی نعمتوں کے پانے والے بن سکتے ہیں۔

قربانیوں کے لئے تیار رہو

چندۂ خاص کی تحریک کرتے ہوئے میں نے بتایا تھا کہ ابھی اور قربانیاں ہیں۔ جن کا میں مطالبہ کرنے والا ہوں۔ ان کے متعلق میں اس انتظار میں تھا۔ کہ جماعت چندہ سے سبکدوش ہولے۔ تو میں انہیں پیش کروں۔ اب خدا کے فضل سے چونکہ جماعت اسے پورا کر چکی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت اتنا ذکر کر دوں۔ کہ جماعت ان کے لئے تیار ہو جائے یہ قربانیاں جو میں چندہ خاص کے بعد چاہتا ہوں۔ وقتوں اور آراموں کی قربانیاں ہونگی۔ پس جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ پہلے سے ہی تیار رہے۔ تا وقت پر کوئی شخص کمزوری محسوس نہ کرے۔

دعا میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کام کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم اس فرض کو اچھی طرح ادا کر سکیں [illegible]

اشتہارات

روغن حیات

جس کے کھانے سے کمزوری دور ہوتی ہے۔ خصوصاً چالیس سال سے زائد عمر والے کی بڑھاپے میں طاقت برقرار رکھتا ہے۔ نیز دمہ اور پرانی کھانسی کے لئے ازحد مفید و مجرب ہے۔ شیخ غلام قادر صاحب احمدی تتمہ غلام نبی کی شہادت حسب ذیل ہے۔ مجھے روغن حیات کھانے سے پوری طاقت حاصل ہوگئی ہے اور کمزوری کافور۔ قیمت ۱؎ ہر خوراک ملنے کا پتہ:۔ بدرالدین احمدی قادیان ضلع گورداسپور

خون کی کمی کے نام

بحس ضعف جگر۔ گرمی،

علامات مرض عام کمزوری۔ چہرہ و جسم کا رنگ پھیکا۔ زردی مائل بھر بھرا ہوا۔ لب اور مسوڑوں کا رنگ پھیکا۔ محنت کی تھکاوٹ زیادہ۔ ہاضمہ خراب۔ کانوں میں باجہ بجنا۔ دردسر۔ رانوں اور پنڈلیوں کا چلتے وقت پھولنا۔ نسخہ عطا کردہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اول

۲۱ خوراک قیمت عہ؎

نوٹ امراض مخصوصہ مردان و زنان کیلئے بذریعہ خط و کتابت تیار شدہ ادویات طلب فرمایئے ؛

المشتہر

حکیم عبدالعزیز ولد شہباز خان دواخانہ یونانی شہر سیالکوٹ

سرٹیفکیٹ عطا کردہ

میر عبدالسلام صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

جناب حکیم عبدالعزیز صاحب تجربہ کار طبیب ہیں۔ سیالکوٹ اور اکثر اضلاع کے احباب ان سے واقف ہیں۔ آپ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کی صحبت سے فیض یافتہ ہونے کے باعث معلومات طبی اور فن دواسازی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں آپ کے مطب میں کام محنت دیانتداری اور نہایت خوش اسلوبی سے ہوتا ہے۔ آپ نے میر حسام الدین صاحب مرحوم اور مولوی میر حسن صاحب شمس العلماء سے بھی کافی ذخیرہ اس فن کا حاصل کیا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب ان سے فائدہ اٹھائیں گے ؛

خاکسار

عبدالسلام

ایک موقع کی زمین فروخت ہوتی ہے

جس کا رقبہ ۱۲ کنال ہے۔ اور اس وقت زرعی ہے۔ لیکن آبادی سے بہت قریب ہے۔ یعنی حضرت نواب صاحب کی کوٹھی سے بجانب شمال مغرب قریباً بیاسی کرم کے فاصلہ پر ہے سالم قیمت کے خریدار کو تمام حقوق ملکیت و قبضہ بارہ سو روپیہ نقد قیمت پر دیئے جائینگے۔ (اگر صرف حقوق دخیلکاری بکتے تو ۵۰ روپے فی کنال یا اس سے بھی کم قیمت ہوتی) اور حصوں کی صورت میں سوا سو روپیہ فی کنال کی شرح سے۔ لیکن چار کنال سے کم کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اس کے متعلق ہر پہلو سے حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب کے ذریعہ اطمینان ہو سکتا ہے ؛

خاکسار محمد اسماعیل احمدی مولوی فاضل قادیان

کحل الجواہر

حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجرب سرمہ

آپکے مطب کا خاص سرمہ کمزوری نظر۔ دھند غبار۔ جالا پھولا ککرے خارش چشم۔ آنکھوں سے پانی آنا۔ لیسدار رطوبت کا نکلنا پیدائی سرخی شروع موتیابند نظر کا دن بدن کمزور ہونا [illegible] کیلئے آپ کا سرمہ نہایت مفید ہے۔ تندرستی میں اس کا استعمال نظر کو بڑھاتا ہے۔ اور کمزوری سے محفوظ رکھتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ آزمائیں قیمت فی تولہ عما

المشتہر:۔ عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

دولتمند ہونے کا موقعہ

لیڈران قوم و رؤسا نے دہلی میں ایک کالج ۱۰ اگست ۱۹۲۵ء سے جاری کیا ہے۔ تاکہ تعلیم کے طالب دن کے وقت اپنی معاش پیدا کریں۔ اور فرصت کے وقت رات کو یورپ و امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان کی قیمتی دستکاریاں سیکھ کر تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملازمت جیسی غلامی کے واسطے دربدر ٹھوکریں کھانے سے بچکر بغیر سرمایہ کے فارغ البالی سے زندگی بسر کر سکیں۔ جو اصحاب کسی وجہ سے دہلی نہیں آسکتے۔ وہ لوگ بذریعہ تحریر کام سیکھنے کی ترکیب مفت منگوا کر دستکاریاں سیکھ سکتے ہیں ؛

المشتہر

پرنسپل نائٹ کالج کوچہ چیلان دہلی

دوائی اکسیر الاجسام تیار ہو گئی

جس کی صرف تین رتی تمام عمر کے لئے کافی ہیں

جس دوائی کی تیاری کیلئے سال ماسبق سے کوشش ہو رہی تھی۔ بالآخر وہ ناظرین الحکم کے بڑھتے ہوئے اشتیاق کی وجہ سے خدا کے فضل اور رحم کیساتھ جیسی کہ توقع تھی۔ پورے ایک سال کے بعد تیار ہو کر سلسلہ وار خریداران کی خدمت میں جاری ہو۔ ہر چند دوائی مذکور بہر وجوہ ترتیب اجزاء و تجربہ اور ساخت کے لحاظ سے اپنی صفات سے متصف ہے۔ لیکن تاثیر اور برکت بنا بر تعلق کے فضل پر موقوف ہے۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہیں کہ عقانی اجسام کے اعتبار سے دنیا کی تنظیم کیلئے کس قدر غور و فکر کے ساتھ لاانتہا محنتوں اور مشقتوں سے یہ دوائی تیار ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ بیر از حس تھا۔ اور مجھ کو یقین بھی اسی حکیم مطلق کی طرف سے ملتی ہے جس نے خشک گھاسوں اور جڑی بوٹیوں میں وہ تاثیر پنہاں کر رکھی ہے کہ جیکے استعمال سے ایک انسان خدا نظر آتی ہے۔ چونکہ دوائی کی مقدار میں اصل خریداران کی تعداد سے زیادہ گنجائش رکھی گئی ہے اسلئے ناظرین اخبار الفضل سے توقع ہے۔ کہ وہ تفصیل کے ساتھ اکسیر الاجسام کے خواص معلوم کرنے کیلئے اخبار الحکم کا صفحہ نمبر ۸ مطبوعہ ۲۸ جون ملاحظہ فرمائیں گے۔ دوائی کی قیمت علاوہ محصول ڈاک فی درجہ منہ روپیہ رکھی گئی ہے۔ تمام درخواستیں بنام "منیجر اکسیر الاجسام" محلہ دار الفضل قادیان آنی چاہئیں۔ والسلام

المشتہر

منیجر اکسیر الاجسام محلہ دار الفضل قادیان (پنجاب)

اشتہارات کی اجرت

تعداد	پورا صفحہ	نصف صفحہ	کالم	نصف کالم	تہائی	چوتھائی صفحہ	چھٹا حصہ
۴۸ بار	۲۰۰ روپیہ	۱۶۰ روپیہ	۸۰ روپیہ	۶۰ روپیہ	۴۰ روپیہ	۳۲ روپیہ	۲۸ روپیہ
۲۴ بار	۱۶۰ روپیہ	۸۰ روپیہ	۶۰ روپیہ	۳۲ روپیہ	۲۴ روپیہ	۲۰ روپیہ	۱۶ روپیہ
۱۲ بار	۶۰ روپیہ	۵۰ روپیہ	۴۲ روپیہ	۱۸ روپیہ	۱۵ روپیہ	۱۲ روپیہ	۹ روپیہ
۴ بار	۳۲ روپیہ	۲۰ روپیہ	۱۳ روپیہ	۷½ روپیہ	۶ روپیہ	۴½ روپیہ	۳½ روپیہ
۲ بار	۱۸ روپیہ	۱۱ روپیہ	۸½ روپیہ	۴½ روپیہ	۳½ روپیہ	۲½ روپیہ	۲ روپیہ
۱ بار	۱۰ روپیہ	۶ روپیہ	۴½ روپیہ	۲½ روپیہ	۱¾ روپیہ	۱½ روپیہ	۱¼ روپیہ

اجرت بہر حال پیشگی ہو گی۔ اور عدالتی اور ریلوے اشتہاروں کی اجرت الگ ہے۔ ارسال ضمیمہ بالمقطع عـــہ۱۵ دو صفحہ کے لئے عـــہ زیادہ فی ورق ۸ رسینکڑہ زائد۔ (منیجر الفضل)

ہندوستان کی خبریں

ہندوستان ۔ ۱۱ر جولائی۔ صوبہ متحدہ کے چیف انجنیئر سپرنٹنڈنٹ انجنیئر معہ چند دیگر انجنیئر ہندوستان میں دریا سے جمنا کا رخ بدلنے کے متعلق کام کرنے کے سلسلہ میں پرسوں اس مقام کا معائنہ کرنے کے لئے گئے۔ جہاں سے رخ بدلنا منظور ہو گا۔

مسز براؤن نے اپنے خاوند مسٹر براؤن کے ہلاک ہونے کا جو ہرجانہ کا ۸۰ ہزار روپیہ کا دعویٰ دائر کر رکھا تھا۔ اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ مسٹر براؤن جی آئی پی ریلوے کا ڈرائیور تھا۔ جو [illegible] گاؤں کے تصادم ریل میں جو کانٹے والے کی غلطی سے ہوا تھا۔ ہلاک ہو گیا تھا۔ عدالت نے مدعیہ کو ساٹھ ہزار کی ڈگری دلائی ہے۔

شیوپوری ۸ر جولائی۔ گوالیار کی بڑی رانی صاحبہ کونسل آف ایجنسی کی صدر بنا دی گئی ہیں۔ اور مہاراجہ آنجہانی کی وصیت اور حکومت ہند کے مشورہ کے مطابق کونسل کے دس ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

کلکتہ کا اینگلو انڈین اخبار انگلشمین دہلی آ رہا ہے۔ اور آئندہ یہاں سے شائع ہوا کرے گا۔

لاء کالج کی فرسٹ ایر کلاس میں داخلہ ۵ر ستمبر ۱۹۲۵ء کو ہو گا۔ اور ایل ایل بی کلاس میں داخلہ ۸ر ستمبر سے شروع ہو کر ۱۵ر ستمبر ۱۹۲۵ء تک رہے گا۔

کلکتہ ۱۶ر جولائی۔ آج سہ پہر کو سوراج پارٹی کی جنرل کونسل کا جلسہ منعقد ہوا۔ ملک کے ہر حصہ کے رہنما شریک ہوئے۔ شروع ہی میں پنڈت موتی لال نہرو بحیثیت صدر آل انڈیا سوراج پارٹی اور مسٹر اے۔ آر ونگاسوامی آئینگر بطور سکرٹری منتخب ہوئے۔

ٹرنر ماریسن کمپنی سے اطلاع ملی ہے۔ کہ بتاریخ ۱۲۔ جولائی حجاج مکہ معظمہ سے روانہ ہو کر ۳۰ تک رابغ پہنچیں گے۔ اور ۲ کو جہاز پر سوار ہو کر وطن کی طرف مراجعت کریں گے۔

کلکتہ ۱۸ر جولائی۔ کل کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ختم ہو گیا۔ گاندھی جی نے اس مضمون کا پیغام پنڈت موتی لال نہرو کی خدمت میں ارسال کیا۔ کہ چونکہ سوراجیہ جماعت ہی کانگرس میں برسر کار ہے۔ اور آپ سوراجیہ جماعت کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔ اس لئے کانگرس کی مجلس عاملہ کی صدارت بھی آپ ہی اپنے ذمے لے لیجئے۔ اس مکتوب نے سوراجیوں کے مرکز میں اضطراب پیدا کر دیا۔ آخرکار قطعی طور پر یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ کم از کم اس سال تک تو کانگرس کے صدر مہاتما جی رہیں گے۔ لیکن کانگرس کے ممبروں کیلئے اگر چرخہ کاتنے کی شرط گر گئی۔ تو آپ مستعفی ہو جائیں گے۔ اور اپنا ایک الگ انتظام قائم کریں گے۔

ممالک غیر کی خبریں

دارالعوام لنڈن میں ایک سوال کے جواب میں کہا گیا کہ چین کے فوجی حکام کا ارادہ ہے۔ کہ چین میں جرمنی کے ڈاکٹروں کو بلائیں۔ تاکہ وہ زہریلی گیس تیار کریں۔

بغداد ۸ر جولائی۔ امیر فیصل نے آج ایک ممتاز جماعت کی موجودگی میں عراق کی سب سے پہلی باضابطہ منتخب شدہ دستوری پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک تقریر کی جس میں عراق اور برطانیہ کے درمیان بہتر تعلقات رکھنے کی طرف اشارہ کیا۔ اور اس میلان پر اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ جو غیر ممالک عراق کے ساتھ سیاسی تعلقات قائم کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۶ر جولائی۔ اخبارات کے ایڈیٹروں اور مالکوں کے متعلق پریس ایکٹ کے سخت کئے جانے پر یہاں اخباری حلقوں میں بہت بے چینی پھیلی ہے۔ وہ قانون جس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جا رہی ہے۔ جھوٹی خبروں کی اشاعت سے ایڈیٹر کو قید کا اور اخبار کی اشاعت کے بند کئے جانے کا مستوجب قرار دیتا ہے۔

ترکمانوں اور سرکاری افواج کے درمیان سملقان کے قریب جنگ جاری ہے۔ سرکاری افواج نے قابل ذکر نتیجہ حاصل کی ہے۔ اور سملقان پر بھی قبضہ کی پوری امید ہے۔ جو ترکمانوں کا مرکز ہے۔

مصطفیٰ کمال پاشا کا ایک کانسہ کا مجسمہ سابق شاہی محل کے سامنے استنبول میں نصب ہو گا۔ اس کے لئے ایک سنگتراش اور کاریگر ہنرچ کریپل نامی وائنات سے بلایا گیا ہے۔ یہ پہلا مجسمہ ہو گا۔ جو پہلی مرتبہ ترکی میں نصب ہو گا۔

یروشلم کی خبر ہے۔ کہ جنوبی فلسطین کے گورنر کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اور قاتل فرار ہو گئے ہیں۔

شکاگو میں ایک امریکن کمپنی کا منیجر ہے۔ جس کے تین ہوٹل اس وقت چل رہے ہیں۔ اس نے اپنی بیوی کو تین دفعہ طمانچہ رسید کیا۔ اور ہر طمانچہ پر عدالت کی طرف سے اس کو کوئی ساڑھے تین کروڑ شلنگ ہرجانہ ادا کرنے پر مجبور کیا گیا۔ چنانچہ تینوں طمانچوں کے لئے اسے ۱۱ لاکھ پونڈ ادا کرنا پڑا ہے۔

لنڈن ۱۶ر جولائی۔ ہوس آف لارڈز نے بحث مباحثہ کے بغیر ہی گورنمنٹ آف انڈیا سول سروس بل کی تیسری خواندگی منظور کر دی ہے۔

(منشی عبدالرحمن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)